السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قنوت میں اہدنی پڑھنا مکروہ ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قنوت میں **اہدنی** پڑھنا مکروہ نہیں۔ بلکہ سنت نبویہ ﷺ سے اخبار اہل حدیث مورخہ 22 زی الحجہ 1342 ہجری صفحہ 13 میں مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی کا قنوت میں امام کے لئے **اہدنی** بلفظ مفرد پڑھنا مکروہ بلکہ ممنوع بتانا رسالت مآب ﷺ کے فعل کی توہین اور جرات عظیمہ ہے سنت نبوی ﷺ کو بنظر کراہیت دیکھنا ہے۔ جناب شارع علیہ الصلوٰۃ وسلام نے خود بحالت امام جماعت قنوت میں **اہدنی** بلفظ مفرد پڑھا۔ جیسا کہ مولانا عبد لوہاب صاحب محدث دہلوی کا فتویٰ ہدایۃ النبی میں مولانا عبد لجلیل صاحب سورتی کا تعلیم الدین میں لکھا ہوا ہے۔ اب نبوی ﷺ فتویٰ ملاحظہ کیجئے۔

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع فی صلواۃ الصبح فی الرکعۃ الثانیۃ رفع یدیہ فید عو بہذا الدعاء اللھم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت الخ (مستدرک حاکم۔ کذافی التلخیص جلد 1 ص 95)

یعنی رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں بحالت امام **اہدنی** اور **عافنی** اور **تولنی** اور **بارک لی** اور **وقنی** بلفظ مفرد و بغیر لفظ جمع کے پڑھتے تھے۔ اس شرح صاف صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے امام نوویؒ کا قول پش کرنا دوسری جرائت عظیمہ ہے۔ اس سے رسول للہ ﷺ کے فعل **(قال اہدنی)** پر مکروہ و ممنوع کا دھبہ آتا ہے۔ حالانکہ شان رسالت ﷺ خاص کر احکام الٰہی ان عیوب سے پاک صاف ہے جو کچھ آپ نے کیا پس اہل حدیث کے لئے وہی سنن الھدیٰ وسواء الطریق الی المطلوب واُسوء حسنہ ہے۔ بارشاد خدا تعالیٰ

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تیجہ

آپ کے عمل کے خلاف اھدنا بلفظ جمع پڑھنا خلاف سنت ہے۔ پس ان اقوال الرجال سے نبوی تعامل زیادہ قابل قدر ولائق عمل ہے۔ ورنہ اتباع سنت کا دعویٰ غلط فقط (العاجز احمد بن محمد۔ مرحوم۔ مفتی اہل حدیث دہلی فتاویٰ ستاریہ جلد نمبر 1 ص 59)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 12 ص 126

محدث فتویٰ